سوال

(34)والد کے بغیر لڑکے اور لڑکی کی شادی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اجنبی ملک میں رہائش پذیر ہوں اور کسی اور ملک کی نصرانی لڑکی سے شادی کی ہے، ہم دونوں کا کوئی بھی قریبی اس ملک میں رہائش پذیر نہیں۔ میں نے اسے شادی کا پیغام دیا اور وہ رضامند ہوگئی، بعد میں ہمارا ایجاب وقبول بھی ہوا لیکن میں مہر دینا بھول گیا اور بعد میں اسے کچھ رقم دے دی۔ توکیا یہ شادی صحیح ہے۔ ہم نے معاشرے کے رسم ورواج سے ہٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے شادی کی تھی، پھر اس خدشہ سے کہ کہیں ہماری یہ شادی غلط نہ ہوایک دوسرے کو طلاق دے دی، توکیا ایسا کرنا صحیح تھا اور کیا اب گواہوں اور اس کے کسی ولی کی موجودگی میں عقدنکاح کرنا واجب ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور علمائے کرام جن میں امام شافعی، امام احمد اور امام مالک رحمہ اللہ شامل ہیں، کا مسلک یہ ہے کہ کسی بھی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ عورت سے اس کے ولی کے بغیر شادی کرے خواہ وہ عورت کنواری ہو یا شادی شدہ۔

ان کے دلائل میں مندرجہ ذیل آیات شامل ہیں:

1۔ ''تم انہیں اپنے خاوندوں سے شادی کرنے سے مت روکو۔'' (البقرة:232)

2۔ ''مشرک مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو مت دو۔'' (البقرة:221)

3۔ 'اوراپنے میں سے بے نکاح مرد وعورت کا نکاح کردو۔'' (النور:32)

ان آیات میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ نکاح میں ولی کا ہونا شرط ہے اور اس کی وجہ دلالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب آیات میں عورت کے ولی کو عقدِنکاح کے بارے میں مخاطب کیا ہے اور اگر (نکاح کا) معاملہ ولی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ عورت کے ہاتھ میں ہوتا تو پھر اس کے ولی کو مخاطب کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ان آیات پر یہ کہتے ہوئے باب باندھا ہے کہ "باب من قال: لانکاح إلا بولی" ''بغیر ولی کے نکاح نہ ہونے کے قول کے بارے میں باب۔''

اور حدیث میں بھی یہ وارد ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(صحیح: صحیح أبوداوَد: 1836، کتاب النکاح: باب في الولي، أبودوَاد: 2085، ترمذي: 1101، کتاب النکاح: باب ما جاء لانکاح إلا بولی، دارمی، 137/2، أحمد: 394/4، ابن ماجۃ: 1881، کتاب النکاح: باب لانکاح إلا بولی، ابن الجارود: 701، أبویعلی: 195/13، ابن حبان: 1243-الموارد، دارقطنی: 218/3، حاکم: 170/2، بیہقی: 7/107)

اور حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ (پھر اس ممنوع نکاح کے بعد) اگر مرد اس عورت کے ساتھ ہمبستری کرلے تو اس پر مہر کی ادائیگی واجب ہے کہ جس کے بدلے اس نے عورت کی شرمگاہ کو چھوا۔ اگر اولیاء کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہے۔''

(صحیح: صحیح ابوداوَد: 1835، کتاب النکاح، باب فی الولی، أبوداوَد: 2083، أحمد: 47/6، ترمذي: 1102، کتاب النکاح: باب ما جاء لانکاح الا بولی، ابن ماجۃ: 1879، کتاب النکاح: باب لانکاح إلا بولی، ابن الجارود: 700، دارمی: 7/3، دارقطنی: 3/221، حاکم: 168/2، بیہقی: 7/105، أبویعلی: 147/8)

دوسری بات یہ ہے کہ اگر عورت کا ولی اسے اپنی پسند کی شادی بغیر کسی عذر کے نہیں کرنے دیتا تو اس کی ولایت ختم ہو کر اس کے قریبی رشتہ داروں کی طرف منتقل ہو جائے گی مثلاً باپ کی بجائے دادا ولی بن جائے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر اس کے تمام اولیاء اسے بلاعذرِ شرعی شادی کرنے سے روکیں تو سابقہ حدیث کی وجہ سے حکمران ولی بن جائے گا کیونکہ حدیث میں ہے کہ

''اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو حکمران اس کا ولی ہے۔''

چوتھی بات یہ ہے کہ اگر نہ ولی ہو اور نہ ہی حکمران تو پھر اس کی شادی وہ شخص کرے گا جسے سلطہ اور اختیار حاصل ہو گا مثلاً گاؤں کا نمبردار یا گورنر وغیرہ اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو وہ عورت اپنی شادی کے لیے کسی بھی مسلمان امین شخص کو اپنا وکیل بنا لے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

''اگر نکاح کا ولی نہ ہو تو ایسی حالت میں ولایت اس شخص کی طرف منتقل ہو گی جسے نکاح کے علاوہ دوسرے معاملات میں ولایت حاصل ہو مثلاً گاؤں کا نمبردار یا قافلے کا امیر وغیرہ۔''

(الاختیارات الفقھیۃ: ص 350)

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

''اگر عورت کا ولی نہ ہو اور نہ ہی حکمران ملے تو امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس عورت کی اجازت سے کوئی عادل شخص اس کی شادی کردے۔''

(المغنی لابن قدامۃ: 9/362)

اور شیخ عمر الاشقر کہتے ہیں کہ

''جب مسلمانوں کی طاقت ختم ہوجائے اورانہیں سلطہ حاصل نہ ہویا پھر عورت کسی ایسی جگہ رہتی ہوجہاں پر مسلمان اقلیت میں ہوں اورانہیں کوئی اختیار نہ ہو، ان کا حکمران بھی نہ ہو اورنہ ہی عورت کا ولی موجود ہومثلاًامریکہ وغیرہ اورایسے ممالک میں اسلامی تنظیمیں ہوں جو مسلمانوں کے حالات کا خیال رکھتی ہوں توان میں سے کوئی ایک تنظیم اس عورت کی شادی کردے گی۔ اسی طرح اگر مسلمانوں کا کوئی امیر ہوجس کی بات تسلیم کی جاتی ہواوراس کی طاقت ہوتی ہویا کوئی مسؤل جواس کے حالات کی دیکھ بھال کرتا ہو، وہ عورت کا ولی بنے گا۔''

(الواضع فی شرح قانون الاٴحوال الشخصیۃالاٴردنی : ص 70)

نیز عقدِنکاح میں واجب اورضروری ہے کہ دوعددعاقل بالغ مسلمان اس عقدِنکاح کی گواہی دیں، اس لیے آپ کی پہلی شادی باطل تھی۔ اب آپ کودوبارہ نکاح کرنا چاہیے اوراس میں عورت کے ولی اوردوگواہوں کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ پیچھے گذرچکا ہے۔

(شیخ محمدالمنجد)

شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ سے دریافت کیا گیا کہ کیا بالغ لڑکی کا نکاح بغیر ولی کے کیا جاسکتا ہے؟

توان کا جواب یہ تھا:

یہ علم میں ہونا چاہیے کہ بغیر ولی کے عورت کی شادی صحیح نہیں، صحابہ وتابعین اوران کے بعد کے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اوراسی پر کتاب وسنت اورآثار سلف دلالت کرتے ہیں۔

(شیخ محمدآل شیخ)

شیخ صالح بن فوزان رحمہ اللہ سے والد کی اجازت کے بغیر کنواری لڑکی کی شادی کے متعلق دریافت کیا گیا؟

توان کا جواب یہ تھا:

عورت کےلیے جائز نہیں کہ وہ اپنے والد کی اجازت کے بغیر شادی کرے کیونکہ وہ اس کا ولی وسرپرست ہے اوراس سے زیادہ اچھی نگاہ رکھنے والا ہے، لیکن والد کےلیے بھی یہ جائز نہیں کہ صالح وکفورشتہ ملنے کے باوجود بھی اپنی بیٹی کوشادی سے روکتا پھرے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس ایسا شخص رشتہ لے کر آئے جو بااخلاق اور امین ہوتواس سے شادی کردوورنہ زمین میں فتنہ وفساد ہوگا۔

اوربیٹی کےلیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس شخص سے شادی پر اصرار کرے جس سے شادی پراس کا والدراضی نہیں کیونکہ والداس سے زیادہ دورتک نگاہ رکھنے والا ہے اوراس لیے بھی کہ وہ نہیں جانتی شایداس سے شادی نہ کرنے میں ہی خیر ہواوراللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ٢١٦ ... البقرة

''اورقریب ہے کہ تم کسی کوچیز پسند کرواوروہ تمہارے لیے بری ہو۔''

اوراس پرلازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی رہے کہ وہ اس کےلیے نیک شوہر اختیا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 81

محدث فتویٰ